

## مغربی میدیا - انسانیت کے خلاف جرائم میں شرکت

اسرائیل کی غزہ پر جاری حملہ آور کارروائی کو مغربی میدیا اکٹر "جنگ" کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ اصطلاح نہ صرف گراہ کن ہے بلکہ اخلاقی اور قانونی طور پر بھی غلط ہے۔ جنگ کا مطلب دو خود مختار ریاستوں کے درمیان تنازعہ ہوتا ہے۔ تاہم، غزہ کوئی ریاست نہیں ہے۔ یہ ایک گنجان آباد علاقہ ہے جو فوجی قبضے اور محاصرے کے تحت ہے، بغیر کسی فوج، بحریہ یا فضائیہ کے۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق، خاص طور پر جنیوا کنوونشنز کے ایڈیشنل پروٹوکول I کے آرٹیکل 1(4) کے تحت، قبضے کے تحت رہنے والے لوگوں کو مزاحمت کا حق حاصل ہے۔ اسرائیل جو کچھ کر رہا ہے وہ جنگ نہیں ہے؛ یہ شہری آبادی کے خلاف فوجی آپریشن ہے، جو کہ انسانی قانون کے اصولوں کی بنیادی طور پر خلاف ورزی کرتا ہے۔

## اجتماعی گمشدگی: خاموش کردہ خوف

غزہ میں تباہی تباہ کن سطح تک پہنچ چکی ہے۔ حال ہی میں ہارورڈ کے ایک مطالعے سے پتہ چلا کہ 377,000 سے زائد فلسطینی لاپتہ میں، یہ تعداد سرکاری طور پر ہلاک ہونے والوں کی تعداد 62,000 سے چھ گنازیاہ ہے۔ اسرائیل کے ہر سرحد کو کنٹرول کرنے کے ساتھ۔ بشمول رفح اور بحیرہ روم۔ لوگوں کے پاس بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ لاپتہ افراد کو خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مرچکے ہیں، اپنے گھروں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ پھر بھی، بڑے مغربی میدیا ادارے یا تو اس تباہی کی سطح کو کم رپورٹ کرتے ہیں یا مکمل طور پر نظر انداز کر دیتے ہیں، اس کے بجائے "درست حملوں" اور "ضمی نقصان" کی صاف سترھی لہانیوں کو اجاگر کرنے کا اختیاب کرتے ہیں۔

## خاموشی اور بدنامی کا جال

اسرائیل کے اقدامات کو بین الاقوامی لابی اور میدیا کے اثر و رسوخ کے وسیع نیٹ ورک کی حمایت حاصل ہے۔ دنیا بھر میں ہزاروں اسرائیل نواز تنظیمیں تنقید کو دبانے کے لیے ذاتی حملوں کے ذریعے کام کرتی ہیں۔ یہودی دشمنی، نازی ہمدردی، یا دہشت گردی کی حمایت کے الزامات باقاعدگی سے ان صحافیوں، ماہرین تعلیم، اور انسانی حقوق کے کارکنوں پر عائد کیے جاتے ہیں جو آواز اٹھاتے ہیں۔

یہ دھمکیاں مغربی مرکزی دھارے کے میڈیا میں شامل طاقتو ر افراد اور اداروں کے ذریعے بڑھائی جاتی ہیں۔ بی بی سی میں، رافی برگ کو مسلسل اسرائیلی اقدامات کو موافق انداز میں پیش کرنے کے لیے نوٹ کیا گیا ہے۔ دریں اتنا، جرمی کا ایکسل اسپر نگر میڈیا کنگلمریٹ، جو غیر قانونی اسرائیلی بستیوں میں جاییداد سے منافع کماتا ہے، کھلے عام اسرائیل نواز ادارتی پالیسیوں کو نافذ کرتا ہے۔ یہ بے ترتیب تعصبات نہیں ہیں۔ یہ منظم، ادارہ جاتی اتحاد کی نمائندگی کرتے ہیں جو صحفتی سچائی سے زیادہ نظریاتی وفاداری کو ترجیح دیتے ہیں۔

## ذمہ داری کو غیر قانونی بنانا

اسرائیلی پروپیگنڈا مشینزی بین الاقوامی اداروں کو بھی نشانہ بناتی ہے۔ جنیوا میں قائم ایک این جی او یو این واج نے اقوام متحده، یو این آرڈبلیو اے، اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کو اسرائیلی جنگی جرائم کی تحقیقات کے لیے یہودی دشمنی کا الزام لگا کر بدنام کرنے کی کوششوں کی قیادت کی ہے۔ یہ تہبا بدنا می کی مہمات نہیں ہیں۔ یہ بین الاقوامی نگرانی یا انصاف کی کسی بھی شکل کو غیر قانونی بنانے کی دانستہ حکمت عملی ہیں۔

## غلط معلومات ایک ہتھیار کے طور پر

#ڈیجیٹل دائرے میں، Pallywood# اور TheGazaYouDontSee# جیسے پیش ٹیکسٹ کو شکوہ پیدا کرنے اور فلسطینیوں کے تجربات کو مسترد کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ #Pallywood فلسطینیوں پر زخموں اور اموات کو جعلی بنانے کا الزام عائد کرتا ہے، جبکہ TheGazaYouDontSee# قحط اور تباہی کے بصری ثبوتوں کو نسبتاً معمول کی منتخب تصاویر دکھا کر رد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مہمات بے ضرر نہیں ہیں۔ یہ جان بوجھ کر غلط معلومات کی کوششیں ہیں جو عالمی یکجہتی کو کمزور کرنے اور مظالم کو معمول بنانے کے لیے ہیں۔

## اسٹریچر کی نظر

میڈیا کا تشدد کو معمول بنانے میں کردار ایک خوفناک تاریخی مثال کرتا ہے: جو لیتس اسٹریچر، نازی اخبار ڈیر سٹر مر کا ناشر، جسے نیور مبرگ ٹرائلز میں مقدمہ چلا اور سزا سنبھال گئی۔ اسٹریچر نے کبھی کسی کو جسمانی طور پر نقصان نہیں پہنچایا، لیکن اس کی نسل پر ستانہ نفرت کو بھڑکانے اور پروپیگنڈا کی مسلسل کوششیں انسانیت کے خلاف جرائم کی سزا کے لیے کافی سمجھی گئیں۔

یہ نظر واضح ہے: الفاظ قتل کر سکتے ہیں، خاص طور پر جب وہ بڑے ہمایمانے پر تشدد کو جواز پیش کرنے اور قابل بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

## صحافت کے ذریعے شرکت

آج مغربی میڈیا نے صرف غیر جانبدارانہ روپورٹنگ میں ناکام ہو رہا ہے۔ یہ فعال طور پر شرکت ہے ان عوامی بیانیوں کو تشکیل دینے میں جو مقبوضہ لوگوں کی اجتماعی سزا کو جواز پیش کرتے ہیں۔ اس کا زم زبان کا استعمال، اہم حقائق کا حذف، اور متاثرین کی شیطانی تصویر کشی غلطیوں کا سلسلہ نہیں ہے۔ یہ جاری مظالم کے لیے رضامندی تیار کرنے کے منظم عمل کا حصہ ہے۔

## نتیجہ: ذمہ داری کا مطالبه

غزہ میں خونریزی خلا میں نہیں ہو رہی۔ یہ ایک عالمی معلوماتی ڈھانچے کے ذریعے ممکن بنائی گئی ہے جو ظلم کو دفاع کے طور پر چھپاتا ہے اور نسل کشی کو پالیسی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مغربی میڈیا کی شرکت کو نہ صرف اخلاقی بلکہ قانونی طور پر بھی جانچنا چاہیے۔ اسٹریچر کیس ثابت کرتا ہے کہ پرو پیگنڈا ایک غیر جانبدار عمل نہیں ہے۔ یہ انسانیت کے خلاف جرائم میں شرکت کی ایک شکل ہے۔ اگر دنیا انصاف اور انسانی حقوق کے بارے میں سنجیدہ ہے، تو اسے ان صحافیوں، ایڈیٹرز، اور ایگزیکٹوؤں تک اپنی جانچ کو وسعت دینی چاہیے جو اس طرح کے جرائم کو غیر مرئی، قابل قبول، یا جائز بنانے میں مدد دیتے ہیں۔